امت کے لئے
اہم اسباق

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ

کی کتاب

الدروس المهمة لعامة الأمة

کا اردو ترجمہ

ترجمہ

ابو مریم اعجاز احمد

امت کے لئے اہم اسباق

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

کی کتاب الدروس المهمة لعامة الأمة کا اردو ترجمہ

ترجمہ

ابو مریم اعجاز احمد

© حقوق برائے ناشر محفوظ

اھل الاثر اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے طباعت یا فوٹو کاپی اور/یا الیکٹرونک ذرائع سے اس کی تقسیم کی اجازت دیتا ہے اس شرط پر کہ اس سے مالی منفعت حاصل نہ کی جائے۔

پیشِ لفظ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم و على آله و صحبه أجمعين

امابعد:

دینِ اسلام علم اور عمل کا مجموعہ ہے۔ دین سے وابستگی اور اس پر صحیح طور پر عمل کرنے کے لئے دین کی بنیادوں کا علم نہایت ہی اہم ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جو اس امت کے ہر فرد کو جاننا چاہئے جو دین میں ضروری طور پر معلوم ہیں۔ زیر نظر کتاب **الدروس المهمة لعامة الأمة**، سابق مفتی اعظم سعودی عرب، سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ کی بہت ہی مشہور اور مفید کتاب ہے جو اس موضوع پر بہت ہی عمدہ ہے جو مختصر ہونے کے ساتھ اس امت کے ہر طبقے کے لئے مناسب بھی ہے جس کی تعلیم اور تشریح حسب ضرورت مخاطب کے حال کو دیکھتے ہوئے کی جاسکتی ہے۔ اس کتاب میں ہر وہ مسائل کو ذکر کر دیا گیا

ہے جس کی ضرورت اس امت کے ہر فرد کو ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس کتاب کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کا نام: امت کے لئے اہم اسباق رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف، مترجم، قارئین اور اس کے شارحین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کی لغزشوں کو در گزر فرمائے۔

ابو مریم اعجاز احمد

۶ شوال ۱۴۴۲

پٹنہ

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين و صلى الله وسلم على نبينا محمد و على آله و أصحابه أجمعين

أما بعد...

یہ بعض مختصر کلمات ہیں اس بات کے بیان میں جن کا جاننا دین اسلام کے تعلق سے عام مسلمانوں کو ضروری ہے۔ میں نے اس کا نام **الدروس المهمة لعامة الأمة** رکھا ہے ۔ میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ اس سے تمام مسلمانوں کو نفع پہنچائے، اور مجھ سے یہ قبول فرمائے، یقینا وہ جواد اور کریم ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

پہلا درس

سورۃالفاتحہ اور چھوٹی سورتوں میں سے جو ممکن ہو جیسے سورة الزلزلة سے سورة الناس تک تلقینِ قراءت اور غلطیوں کی تصحیح کرتے ہوئے سکھایا جائے۔اس کے ساتھ ان کو یاد کرایا جائے اور ان کے معنی کو بیان کیا جائے جن کا سمجھنا ضروری ہے۔

دوسرا درس

اسلام کے پانچ ارکان کو بیان کیا جائے جن میں سب سے پہلا اور سب سے عظیم رکن لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ہے۔اس کے معنٰی کی شرح کی جائے اور لاالہ الااللہ کی شرطوں کو بیان کیا جائے۔اور اس کا معنٰی کو اس طرح بیان کرنا کہ لا الہ : میں تمام چیزیں جن کی عبادت اللہ کے سوا کی جاتی ہے ان کی عبادت کی نفی ہے اور الااللہ میں صرف اللہ اکیلا جس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی عبادت کو ثابت کرنا ہے۔

لاالہ الااللہ کی شرطیں: یہ مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ علم: جو جہالت کے منافی ہو

۲۔ یقین: جو شک کے منافی ہو

۳۔ اخلاص: جو شرک کے منافی ہو

۴۔ سچائی: جو جھوٹ کے منافی ہو

۵۔ محبت: جو نفرت کے منافی ہو

٦۔ انقیاد: جو چھوڑنے کے منافی ہو

۷۔ قبول: جو رد کرنے کے منافی ہو، اور

۸۔ اللہ کے علاوہ جس کی عبادت کی جاتی ہے اس (کی عبادت) کا انکار ہو

اور ان شروط کو ان اشعار میں جمع کر دیا گیا ہے:

علمٌ و يقينٌ و إخلاصٌ و صِدقُكَ مَع   محبةٍ وانقيادٍ والقبولِ لها

وزيد ثامنها الكُفرانُ منكَ بما   سوى الإله من الأوثان قد أُلِّها

اس کے ساتھ محمد رسول اللہ کی گواہی کا معنٰی اور اس کے تقاضوں کو بیان کیا جائے اور وہ یہ ہیں کہ :

نبی ﷺ نے جن چیزوں کی خبر دی ہے ان کی تصدیق کرنا (انہیں سچا ماننا)، نبی ﷺ کے حکم کی اطاعت کرنا، جن چیزوں سے نبی ﷺ نے منع کیا اور اس سے زجر کیا اس سے رک جانا اور اللہ کی عبادت کسی اور طریقے سے نہیں کرنا مگر صرف اس طریقے سے جس طریقے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع کیا ہے۔

پھر طالبِ علم کو بقیہ پانچ ارکانِ اسلام بیان کیا جائے، اور وہ یہ ہیں:

صلاۃ (نماز)، زکٰوۃ، رمضان کے روزے (صوم) اور اللہ کے گھر کا حج کرنا جو اس کی استطاعت رکھتا ہے۔

تیسرا درس

ارکانِ ایمان: اور یہ چھ ہیں، کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر پر جو اس میں خیر اور شر ہے اس پر ایمان لاؤ کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

چوتھا درس

توحید اور شرک کی قسمیں

توحید کی تین قسموں کا بیان

۱۔ توحیدِ ربوبیت

۲۔ توحیدِ الوہیت

۳۔ توحیدِ اسماء وصفات

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ کہ اللہ اکیلا بغیر کسی شریک کے ہر چیز کا خالق اور ہر چیز میں تصرف کا اختیار رکھتا ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

توحیدِ الوہیت یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان اس طرح لاؤ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی معنیٰ لا الہ الا اللہ کا ہے۔ تو اس کا معنیٰ ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ اس لئے تمام عبادتیں، جیسے نماز، روزہ وغیرہ میں اللہ اکیلے کے لئے اخلاص ہونا ضروری ہے، اور ان عبادتوں میں سے کوئی بھی چیز غیر اللہ کے لئے صرف کرنا جائز نہیں۔

توحیدِ اسماء وصفات یہ ہے کہ تم قرآن کریم میں اور صحیح احادیث میں وارد تمام اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات پر ایمان لاؤ، اس طرح کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت مانو جیسا کہ اس کے لئے لائق ہے بغیر تحریف کے اور بغیر تعطیل کے، بغیر ان کی کیفیت بیان کئے ہوئے اور بغیر اس کی تمثیل کے (یعنی بغیر مثلیت

بیان کرتے ہوئے) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾﴾

(کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)(سورۃ الاخلاص)

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿...لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾

(اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سننے والا دیکھنے والا ہے)(سورۃ الشوریٰ:۱۱)

بعض اہلِ علم نے توحید کی دو قسمیں بیان کی ہیں، اس طرح کہ انہوں نے توحید اسماء و صفات کو توحیدِ ربوبیت میں ہی داخل شمار کیا ہے۔اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ دونوں طریقوں سے مقصود واضح ہے۔

شرک کی تین قسمیں ہیں، اور وہ ہیں:

۱) شرک اکبر (بڑا شرک)

۲) شرک اصغر (چھوٹا شرک)، اور

۳) شرک خفی (چھپا شرک)

شرک اکبر سے جو چیزیں لازم آتی ہیں:

عمل کا حبط (ضائع) ہو جانا

جو اس حالت میں فوت ہو گیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُواْ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ۝٨٨ ﴾

(اور اگر یہ بھی شرک کرتے تو جو کچھ اعمال یہ کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے) (سورۃ الانعام: ۸۸)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾﴾

(لائق نہیں کہ مشرک اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں، ان کے اعمال غارت واکارت ہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں ہوں گے)(سورۃ التوبہ: ۱۷)

اور جو اس (شرک اکبر کی حالت) پر فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر گز معاف نہیں کرے گا اور اس پر جنت حرام ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾﴾

(یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے گا اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔)(سورۃ النساء: ۴۸)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ ﴾

(جو بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا، تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا)

(سورۃ المائدہ: ۷۲)

اور اس (شرک اکبر) کی قسموں میں سے مردوں اور بتوں کو پکارنا، ان سے مدد مانگنا، ان کے لئے نذر و نیاز پیش کرنا اور ان کے لئے ذبح کرنا وغیرہ بھی ہے۔

شرک اصغر: وہ ہے جو کتاب وسنت کے نصوص میں شرک سے جانا جاتا ہے مگر وہ شرک اکبر کی جنس میں سے نہیں ہے، جیسے بعض عملوں میں ریاکاری کرنا، غیر اللہ کی قسم کھانا، اور یہ کہنا: جو اللہ اور فلاں چاہے، اور اسی طرح کی باتیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

أخوَفُ مَا أخَاف عليكم الشرك الأصغر

میں تم پر سب سے زیادہ شرک اصغر سے ڈرتا ہوں

تو جب اس شرکِ اصغر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الرياء , یہ ریاکاری ہے۔ اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے محمود بن لبید الانصاری رضی اللہ عنہ سے جید اسناد سے روایت کیا ہے۔ اسے طبرانی نے جید اسانید سے محمود بن لبید سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: **مَن حَلف بشيء دون الله فقد أشرك**

جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا۔

اسے امام احمد نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ اور ابو داود اور ترمذی نے صحیح سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَن حَلف بغيرِ اللهِ فقد كَفرَ أو أشرَكَ

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

لا تقولوا ما شاء الله و شاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان

یہ مت کہو: جو اللہ اور فلاں چاہے بلکہ یہ کہو: جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔

اسے ابو داود نے صحیح سند سے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس قسم (کے شرک) سے ردت لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے ہمیشہ جہنم میں رہنا لازم ہوتا ہے بلکہ یہ توحید کامل جو واجب ہے اس کے منافی ہے۔

تیسری قسم: شرک خفی (مخفی شرک) اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

ألا أخبركم بما هُو أخوَفُ عَلَيكُم عندي من المسيح الدجال؟ قالوا : بلى يا رسول الله ؟الشرك الخفي ... يقوم الرجل فيصلي فيزين صلاته لما يرى من نظر الرجل إليه

کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تمہارے اوپر مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے ؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ فرمایا: مخفی شرک، ایک شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے پھر جب لوگوں کی نظر کو اپنی طرف دیکھتا ہے تو وہ اپنی نماز کو مزین کرتا ہے (لوگوں کو دکھانے کے لئے)۔اسے امام احمد نے اپنی مسند میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شرک کو صرف دو قسموں میں تقسیم کرنا بھی جائز ہے: شرک اکبر اور اصغر۔

جہاں تک شرک خفی کا تعلق ہے تو یہ ان دونوں قسموں میں ہو سکتا ہے۔ یہ شرک اکبر میں بھی ہو سکتا ہے جیسے منافقوں کا شرک، کیونکہ وہ اپنے باطل عقیدے کو چھپاتے تھے اور ریاکاری سے اور خوف کے ڈر سے اسلام کو ظاہر

کرتے تھے۔اور یہ (شرک خفی) شرک اصغر بھی ہو سکتا ہے جیسے ریاکاری جیسا کہ محمود بن لبید الانصاری کی گزری حدیث میں بیان ہوااور اوپر مذکور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پانچواں درس: احسان

احسان کا رکن ہے: کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے۔

چھٹا درس: نماز کی شرطیں

نماز کی نو شرطیں ہیں:

- اسلام
- عقل
- تمیز

- حدث کی حالت نہ ہونا
- نجاست کاازالہ
- ستر پوشی
- وقت کاداخل ہونا
- قبلہ رخ ہونا
- نیت کا ہونا

ساتواں درس: نماز کے ارکان

نماز کے چودہ ارکان ہیں۔اور یہ ہیں:

- قدرت ہونے پر قیام کرنا
- تکبیرۃ الاحرام کہنا
- سورۃالفاتحہ پڑھنا
- رکوع کرنا
- رکوع کے بعد اعتدال سے کھڑے ہونا

- سات اعضائے سجدہ پر سجدے کرنا
- سجدے سے اٹھنا
- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا
- تمام افعال میں اطمنان ہونا
- ترتیب وار ارکان ادا کرنا
- آخری تشہد
- اس کے لئے بیٹھنا
- نبی ﷺ پر درود بھیجنا
- دونوں طرف سلام پھیرنا۔

آٹھواں درس: نماز کے واجبات

نماز کے آٹھ واجبات ہیں:

- تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ تمام تکبیریں
- امام اور منفرد کے لئے: سمع اللہ لمن حمدہ کہنا

- تمام کے لئے: ربنا ولک الحمد کہنا
- رکوع میں: سبحان ربی العظیم کہنا
- سجدوں میں: سبحان ربی الاعلیٰ کہنا
- دونوں سجدوں کے درمیان: رب اغفرلی کہنا
- پہلا تشہد
- پہلے تشہد کے لئے بیٹھانا

نواں درس: تشہد کا بیان

تشہد کا بیان اور اس میں یہ پڑھے:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تمام زبانی (تعظیمی کلمات)، تمام دعائیں اور عبادات اور تمام پاکیزہ باتیں اور عمل اللہ کے لئے ہیں، سلامتی ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی ہوں آپ پر، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر نبی ﷺ پر درود و برکت بھیجے اور یہ کہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراھیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر یقیناً تو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے، اے اللہ برکت نازک فرما محمد (ﷺ) پر اور

آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، یقیناتو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے۔

پھر آخری تشہد میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہے۔ پھر جو دعاء مانگنا چاہے مانگے خاص کر دعائے ماثور مانگے جن میں سے یہ ہیں:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تو میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر، شکر اور تیری بہترین عبادت کروں

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، تو تو اپنی طرف سے مجھے معاف فرمادے، تو بہت معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے

لیکن جب تشہد اول پڑھے گا تو شہادتین کے بعد (تحیات کے بعد)، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے گا، مگر اگر (پہلے تشہد میں بھی) نبی ﷺ پر درود بھیج دیتا ہے تو یہ زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اس میں حدیث عام ہیں اور پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

دسواں درس: نماز کی سنتیں

نماز میں یہ سنتیں ہیں:

- دعائے استفتاح پڑھنا
- رکوع سے پہلے اور بعد میں، قیام کے دوران: اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھنا
- انگلیوں کو جمع کرتے ہوئے اور انہیں پھیلا کر کندھوں تک یا کانوں تک ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرنا: پہلی تکبیر کے ساتھ، رکوع کے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے اور پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت

- رکوع اور سجدے کی تسبیح جو ایک سے زائد ہو
- رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد **ربنا ولک الحمد** سے جو زائد ہو، اور دو سجدوں کے درمیان مغفرت کی دعاء کو ایک بار پڑھنے سے زائد جو پڑھی جائے
- رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر کرنا
- سجدے کی حالت میں اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا، اپنے پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھنا
- سجدے کی حالت میں اپنی کلائی کو زمین سے اٹھا کر رکھنا
- پہلے تشہد میں اور دونوں سجدوں کے درمیان، نمازی کا اپنے بائیں پیر (قدم) کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں کو پنجوں پر کھڑا کرنا
- تین اور چار رکعتوں والی نماز میں آخری تشہد میں تورک کرنا۔ یہ اس طرح کرتے ہیں کہ اپنے بائیں کولہے کے بل بیٹھ کر اپنے بائیں ٹانگ کو داہنے ٹانگ کے نیچے سے نکالیں اور اپنی داہنی ٹانگ کو پنجوں پر کھڑی رکھیں

- شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا پہلے اور دوسرے تشہد میں، تشہد میں بیٹھتے وقت سے آخر تک، اور دعاء کرتے ہوئے انگشتِ شہادت کو حرکت دینا
- پہلے تشہد میں محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجنا
- آخری تشہد میں دعاء کرنا
- فجر، جمعہ، عیدین، استسقاء، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہری قراءت کرنا
- ظہر، عصر، مغرف کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں سری قراءت کرنا
- فاتحہ کے بعد قرآن میں سے کچھ پڑھنا

جو ہم نے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی جو سنتیں وارد ہوئیں ہیں نماز کے تعلق سے اس کا خیال کرنا، جن میں رکوع سے اٹھنے کے بعد امام، مقتدی اور منفرد کا ربنا ولک الحمد سے زائد پڑھنا، سنت ہے۔

- اور (نماز کی) سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر رکوع کی حالت میں اپنے گھٹنوں پر رکھنا

گیارہواں درس: نماز کو توڑنے والی چیزیں

نماز کو توڑنے والی آٹھ چیزیں ہیں:

- یاد رہنے پر، علم ہونے کے باوجود بھی جان بوجھ کر باتیں کرنا۔ بھول کر بات کر لینے سے یا اگر وہ شخص جاہل ہے تو اس کی نماز بات کر لینے سے نہیں ٹوٹتی
- ہنسنے سے
- کھانے سے
- پینے سے
- ستر کھل جانے سے
- قبلہ سے بہت زیادہ رخ ہٹانے سے
- لگاتار بہت زیادہ نماز میں بیکار کی حرکتیں کرنے سے
- طہارت ختم ہو جانے سے

بارہواں درس: وضوء کی شرطیں

وضوء کی دس شرطیں ہیں:

- اسلام
- عقلمندی
- تمیز
- نیت
- وضوء کے دوران وضوء ختم کرنے کی نیت نہ کرے جب تک طہارت مکمل نہ کرلے
- وضوء کو واجب کرنے والی چیزوں کا رک جانا
- وضوء سے پہلے استنجاء یا استجمار کرنا
- پانی کا پاک اور حلال ہونا
- چمڑوں تک پانی کو پہنچنے سے روکنے والی چیزوں کو زائل کرنا
- جس کا ہمیشہ وضوء ٹوٹتا رہتا ہے اس کے لئے نماز کا وقت داخل ہونا۔

تیرہواں درس: وضوء کے فرائض

وضوء میں چھ فرض ہیں:

- چہرے کا دھونا اور اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا شامل ہے
- کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا
- پورے سر کا مسح کرنا اور ان میں دونوں کان شامل ہیں
- ٹخنوں تک پاؤں دھونا
- ترتیب وار کرنا
- پے در پے کرنا

چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کو تین بار دھونا مستحب ہے، اور اسی طرح کلی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا مستحب ہے، جبکہ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ رہا سر کا مسح کرنا تو اس کا دوبارہ مسح کرنا مستحب نہیں ہے جیسا کہ بہت ساری صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے۔

چودھواں درس: وضوء کو توڑنے والی چیزیں

وضوء کو توڑنے والی چھ چیزیں ہیں:

- سبیلین سے کچھ خارج ہونا
- جسم سے بہت زیادہ نجاست کا خارج ہونا
- نیند وغیرہ سے عقل چلی جانا
- ہاتھوں سے بغیر کسی حائل کے آگے یا پیچھے کی شرمگاہ کو چھونا
- اونٹ کا گوشت کھانا
- مرتد ہوجانا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے

اہم تنبیہ: میت کو غسل دینے میں صحیح بات یہ ہے کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، اور یہی قول اکثر اہلِ علم کا ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن اگر غسل دینے والے کا ہاتھ میت کی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے لگ گیا ہو، تو ایسی صورت میں اس پر وضوء واجب ہے۔ واجب تو یہ ہے کہ اس کا ہاتھ میت کی شرمگاہ کو نہ لگے بغیر کسی حائل کے۔

اسی طرح مطلقا عورتوں کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، اہل علم کے صحیح ترین قول کے مطابق، چاہے وہ شہوت سے چھوئے یا بغیر شہوت کے جب تک اس کے جسم سے کچھ خارج نہیں ہوتا، کیونکہ نبی ﷺ اپنی بعض ازواج کا بوسہ لیتے اور پھر بغیر (دوبارہ) وضوء کے نماز پڑھتے۔ رہا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان سورۃ النساء اور المائدۃ کی آیتوں میں: ﴿أَوْ لامَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ اور تم نے عورتوں کو چھوا ہو، تو اس سے مراد جماع ہے، علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق، اور یہی قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہی سلف اور خلف کی ایک جماعت کا قول ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پندرھواں درس: اچھے اخلاق سے مزین ہونا

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اچھے اخلاق سے مزین ہو، جن میں:

سچائی، امانت داری، پاکدامنی، حیاء، بہادری، کرم، وفا، ہر اس چیز کو چھوڑ دینا جو اللہ نے حرام کیا ہے، پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرنا، جہاں تک ہو ضرورت مندوں

کی مدد کرنا، وغیرہ جیسے مشروع اخلاق (سے مزین ہو) جس پر کتاب و سنت دلالت کرتی ہیں۔

سولہواں درس: اسلامی آداب سے مہذب ہونا

اسلامی آداب سے مہذب ہونا، جن میں:

سلام پھیلانا، مسکرا کر ملنا، داہنے ہاتھ سے کھانا، پینا، کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا، اس سے فراغت پر الحمد للہ کہنا، چھینکنے پر الحمد للہ کہنا، جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس پر یرحمک اللہ کہنا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے چلنا اس پر نماز ادا کرنے کے لئے اور اسے دفن کرنے کے لئے جانا، مسجد اور گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کے شرعی آداب (کا خیال رکھنا)، سفر کے شرعی آداب، والدین کے ساتھ آداب، قرابت داروں کے ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، بڑے اور چھوٹوں کے ساتھ شرعی آداب (کا خیال رکھنا)، نئے مولود کی مبارکباد دینا، شادی کے موقع پر تبریک (برکت کی دعا دینا)، مصیبت میں

تعزیت کرنا وغیرہ اسلامی اداب کا خیال رکھنا۔ اسی طرح لباس پہننے، اتارنے اور جوتیوں کو پہننے کے شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

سترہواں درس: شرک اور مختلف نافرمانیوں سے تحذیر وآگاہی

شرک اور مختلف نافرمانیوں سے تحذیر و آگاہی: جن میں سات ہلاک کرنے والے گناہ ہیں، اور وہ یہ ہیں:

اللہ تعالٰی کے ساتھ شرک کرنا، جس نفس کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، میدان جنگ سے پلٹ کر بھاگ جانا، پاکدامن، غافلہ مومنہ عورت پر قذف (تہمت زنا) لگانا۔

اورانہیں میں سے: والدین کی نافرمانی، قطع رحمی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا، پڑوسی کو اذیت پہنچانا، لوگوں پر ان کے خون، مال اور عزت کے تئیں ظلم کرنا، نشے والی چیزیں پینا، جوا کھیلنا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، اور ان

کے علاوہ ہر وہ چیزیں جسے اللہ عزو جل یا اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے (ان سے بچنا) شامل ہیں۔

اٹھارواں درس: میت کی تجہیز، اس پر نمازِ جنازہ اور تدفین

اور اس کی تفصیل اس طرح ہے:

میت کی تجہیز:

- سب سے پہلے موت کے وقت مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کی جائے، جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے: **لقنوا موتاكم لا إله الا الله** (اپنے مردے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو)۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ مردے سے مراد اس حدیث میں وہ شخص ہے جس کی موت کا وقت آگیا ہے، اور یہ وہ ہیں جن پر موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔

- دوسری بات کہ جب کسی شخص کی موت کا یقین ہو جائے، تو اس کی آنکھوں کو بند کر دیا جائے اور اس کے جبڑے کو باندھ دیا جائے جیسا کہ سنت میں یہ وارد ہے۔
- تیسری بات کہ مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے الا یہ کہ وہ معرکہ میں شہید ہوا ہو تو ایسی حالت میں اسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، بلکہ اسے اسی کپڑے میں دفن کر دیا جائے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہدا کو نہ غسل دیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔
- چوتھی بات: کہ میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی شرمگاہ کو چھپا دیا جائے، پھر اسے تھوڑا سا (سر کی جانب سے) اٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے (تاکہ غلاظت نکل جائے)۔ غسل دینے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا وغیرہ لپیٹ لے اور پھر اس کی صفائی کر دے۔ پھر اسے وضو کرائے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے، پھر اس کے سر اور داڑھی کو پانی اور بیری وغیرہ سے دھو دے۔ پھر اس کے داہنے جانب سے شروع کرے اور غسل دے، پھر بائیں جانب غسل دے، پھر اسی طرح دوسری

اور تیسری بار غسل دے، ہر بار اپنے ہاتھ کو اس کے پیٹ پر پھیرے اور اگر کچھ نکلتا ہے تو اسے دھو دے، (پھر بھی اگر کچھ نکل رہا ہو تو) اس جگہ کو روئی وغیرہ سے بند کر دے اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو آج کل استعمال ہونے والے میڈیکل پلاسٹر سے (غلاظت کی جگہ کو) بند کر دے پھر وضو کو دہرائے۔ اگر تین بار میں صفائی نہیں ہوتی تو پانچ یا سات بار غسل دے۔ پھر جسم کو کپڑے (یا تولیہ سے) سکھا لے اور عطر (یا خوشبو) اس کی بغلوں میں اور سجدوں کی جگہ میں لگائے، اور اگر پورے جسم میں لگا دیتا ہے تو یہ بہتر ہے۔ بخور (خوشبودار دھوئیں) سے اس کے کفن کو خوشبو دے۔ اگر اس کی مونچھیں اور ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو اسے تراش دے، اور اگر چھوڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے بالوں میں کنگھی نہ کرے اور نہ ہی اس کے زیرِ ناف بال صاف کرے اور نہ اس کا ختنہ کرے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اگر میت عورت ہے تو اس کے بال کی تین چوٹیاں کی جائے اور اسے پیچھے لٹکا دیا جائے۔

- پانچویں بات: میت کی تکفین

بہتر یہ ہے کہ مرد کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے جس میں قمیص یا پگڑی نہ ہو جیسا کہ نبی ﷺ کو کفن دیا گیا تھا، بلکہ لفافہ نما کفن میں لپیٹ دیا جائے۔اور اگر قمیص، تہہ بند (ازار) اور لفافے سے کفن دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے جن میں درع (لمبا کرتا جس سے پورا جسم سوائے سر، ہاتھ اور پیروں کے چھپ جائے)، خمار (اوڑھنی جسے سر پر لپیٹا جاتا ہے)، تہہ بند (ازار) اور دو لفافوں میں لپیٹا جائے۔ تمام کے لئے (کم از کم) ایک کپڑا ہے جس سے میت کا پورا جسم چھپ جائے اس میں کفن دیناواجب ہے، مگر اگر میت احرام کی حالت میں ہو تو اسے پانی اور بیری سے غسل دینے کے بعد اس کے ازار اور رداء (احرام کے کپڑے) سے ہی اسے کفن دیا جائے یا ان کے علاوہ اور کپڑے سے کفن دیا جائے مگر اس کا نہ سر اور نہ ہی چہرا چھپایا جائے اور نہ ہی اسے خوشبو لگائی جائے کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھایا جائے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے۔اور اگر احرام کی حالت میں عورت ہو تو دوسری عورتوں کی طرح اسے کفن دیا جائے مگر اسے نہ خوشبو لگائی جائے اور نہ ہی اس کے چہرے کو نقاب سے یا ہاتھوں کو

دستانوں سے چھپایا جائے، بلکہ ہاتھوں کو صرف کفن سے جس میں اسے کفن دیا جا رہا ہے اس سے چھپایا جائے جیسا کہ عورتوں کے کفن کے طریقے میں گزرا۔

چھوٹے بچے کو ایک سے تین کپڑوں میں اور بچی کو قمیص اور دو لفافوں میں کفن دیا جائے۔

- چھٹی بات: غسل اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا اور اسے دفن کرنے کا سب سے زیادہ حق دار شخص وہ ہے جس کے لئے اس میت نے وصیت کی ہو، پھر اس کا والد، پھر اس کا دادا پھر اس کا قریب ترین مرد ہے۔

عورت کے (غسل کے) لئے جس کے لئے اس میت نے وصیت کی ہو، پھر اس کی ماں، پھر اس کی دادی پھر اس کی قریب ترین عورتوں میں سے رشتے دار ہے۔
خاوند اور بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں کیونکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

- ساتویں بات: جنازے کی نماز کا طریقہ

اس میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے، اور اگر اس کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ یا ایک یا دو آیتیں پڑھ لیتا ہے تو اچھی بات ہے، جیسا کہ اس تعلق سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح حدیث میں وارد ہے۔

پھر دوسری تکبیر کہے اور نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے جیسے تشہد میں پڑھتا ہے۔

پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ

اللهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَافسَح لَهُ فِي قَبرِهِ وَ نَوِّر لَهُ فِيهِ, اللهم لا تَحرِمنَا أَجرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعدَهُ

اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے ہر حاضر اور ہر غائب کو، ہمارے ہر چھوٹے اور ہمارے ہر بڑے کو، ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ اے اللہ تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

اے اللہ اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم کر، اس پر عافیت فرما اور اسے در گزر کر دے، اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے پانی ، برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اسے اس گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور اسے اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اس کے لئے اس

کی قبر کو کشادہ اور منور کر دے۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ ہی اس کے بعد ہمیں گمراہ ہونے دے۔

پھر چوتھی تکبیر کہے اور داہنی طرف سلام پھیر لے۔

اور یہ مستحب ہے کہ کہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کو بھی اٹھائے۔

اور اگر میت عورت ہے تو وہ (دعامیں) کہے: **اللهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْها...**

اور اگر دو میت ہیں تو کہے: **اللهُمَّ اغْفِرْ لَهما وَارْحَمْهما...**

اور اگر میت اس سے زیادہ ہو تو کہے **اللهُمَّ اغْفِرْ لَهم وَارْحَمْهم**... آخر تک

اور اگر چھوٹا بچہ ہو تو اس کے لئے مغفرت کی دعا کی جگہ یہ پڑھے:

اللهم اجعَلهُ فَرَطاً وَ ذُخراً لِوالِدَيهِ و شَفِيعاً مُجَاباً و اللهم ثَقِّل بِهِ مَوَازِينَهُمَا وَ أعظَم بِهِ أُجُورَهُما وَ ألحِقهُ بِصَالِحِ سَلَفِ المؤمنين و اجعَلهُ في كِفَالةِ إبراهيم وَقِهِ بِرحمَتِكَ عَذَابَ الجَحِيم

اے اللہ اس بچے کو آگے پہنچنے والا اور اس کے والدین کے لئے وقت پر کام آنے والا بنادے ان کے لئے شفاعت کرنے والا بنادے۔اے اللہ اس کے ذریعہ ان کے ترازو کو وزنی بنادے اور ان کے اجر کو زیادہ کر دے اور اسے پہلے کے (گزرے ہوئے) نیک مومنوں کے ساتھ کر دے اور اسے ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں کر دے اور اپنی رحمت سے اسے جہنم کے عذاب سے بچالے۔

سنت یہ ہے کہ امام مرد کے سر کے برابر کھڑا ہو اور عورت کے درمیان میں کھڑا ہو،اور اگر ایک سے زیادہ جنازے ہوں تو مرد امام کی طرف ہو اور عورت قبلہ کی طرف۔ اور اگر میت میں بچے بھی ہوں تو عورت سے پہلے (امام کے قریب) بچہ ہو پھر عورت ہو اور پھر بچی ہو۔

بچے کا سر مرد کے سر کے برابر رکھا جائے،اور عورت کا درمیانہ حصہ مرد کے سر کے برابر رکھا جائے اور اسی طرح بچی کا بھی سر عورت کے سر کے برابر اور اس کا درمیانہ حصہ مرد کے سر کے برابر ہو۔

تمام مصلی امام کے پیچھے رہیں، الا یہ کہ کوئی امام کے پیچھے اگر جگہ نہ پائے تو امام کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے۔

- آٹھویں بات: میت کو دفن کرنے کا طریقہ

قبر کی گہرائی کو مرد کے درمیانے قد جتنا گہرا کرنا مشروع ہے، اور لحد (بغلی قبر) قبلہ جانب ہو۔ میت کو لحد میں اس کے دائیں کروٹ لٹایا جائے اور کفن کی گرہوں کو کھول دیا جائے اور اس کفن کو نہ ہٹایا جائے اور نہ ہی اس کا چہرا کھولا جائے چاہے میت مرد ہو یا عورت۔ پھر اینٹ کو کھڑا کر کے گیلی مٹی سے اسے بند کر دیا جائے تا کہ میت پر مٹی نہ پڑے۔ اگر اینٹ نہ ہو تو لکڑی کی تختی یا پتھر استعمال کیا جائے تا کہ میت کو مٹی سے بچایا جا سکے۔ اور اس وقت (یعنی قبر میں ڈالتے ہوئے) **بسم الله و على ملة رسول الله** کہنا مستحب ہے۔

قبر کو ایک بالشت بلند کیا جائے اور اگر میسر ہو تو اس پر کنکڑ ڈال کر پانی چھڑک دیا جائے۔

جنازہ لے جانے والوں کے لئے یہ مشروع ہے کہ وہ قبر کے پاس (دفن کے بعد) کھڑے ہوں اور مردے کے لئے دعا کریں کیونکہ نبی ﷺ جب میت کو دفن کرنے کے بعد فارغ ہوتے تو کھڑے ہو کر دعا کرتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: **استغفروا لأخيكم واسألوا له التثبيت فإنه الآن يُسأل** اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی اور ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس سے اب سوال ہوگا۔

- نویں بات: کہ جن لوگوں نے اس میت پر نمازِ جنازہ نہیں ادا کی تھی ان کے لئے مشروع ہے کہ وہ دفن کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھ لیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا تھا۔ اور ایسا دفن کے ایک مہینہ یا اس سے کم میں کیا جا سکتا ہے۔ مگر اگر میت کو دفن ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ ہو گیا ہے تو ایسا کرنا مشروع نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے میت کے دفن کے ایک مہینہ بعد بھی اس پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔
- دسویں بات: کہ میت کے اہلِ خانہ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے لئے کھانا تیار کرائیں، کیونکہ جلیل القدر صحابی، جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم دفن کے بعد میت کے گھر والوں کے پاس جمع

ہونا اور کھانا تیار کروانے کو نوحہ میں سے مانتے تھے۔ (اسے امام احمد نے حسن سند سے روایت کیا ہے)۔

رہا میت کے گھر والوں یا ان کے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کروانا: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اس کے قرابت دار یا پڑوسی کے لئے مشروع ہے کہ وہ ان کے لئے کھانا بنوائیں، کیونکہ نبی ﷺ کو جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر ملی جبکہ وہ شام میں (شہید کر دیئے گئے) تھے تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ وہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کریں اور فرمایا: **إنه أتاهم ما يشغلهم** (انہیں وہ خبر ملی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے)۔

اس میں کوئی حرج نہیں کہ میت کے گھر والے اپنے پڑوسی وغیرہ کو اس کھانے پر بلا لیں جو انہیں بھیجا گیا ہو، اور اس میں کوئی وقت کی حد نہیں ہے جو ہم شریعت میں سے جانتے ہیں۔

- اگیارہویں بات: عورت کے لئے تین دنوں سے زیادہ کسی مردے پر سوگ منانا جائز نہیں سوائے اس کے خاوند پر سوگ منانے کے جو وہ چار مہینے دس

دن ہے، سوائے اس حالت کے کہ وہ حاملہ ہو تو صرف بچے کی ولادت تک ہی وہ سوگ منائے گی جیسا کہ نبی ﷺ کی صحیح سنت سے ثابت ہے۔

مگر مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی پر سوگ منائیں چاہے وہ قرابت دار ہوں یا کوئی اور ہو۔

- بارہویں بات: کہ مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا کبھی کبھی مشروع ہے تاکہ وہ ان کے لئے دعا اور رحمت طلب کریں، موت اور اس کے بعد ہونے والی چیزوں کو یاد کریں جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **زوروا القبور فإنه تذكركم الآخرة** قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔ اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ سکھایا کہ وہ قبروں کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھیں:

السلام عليكم أهلَ الدِّيَارِ مِنَ المسلمين و المؤمنين و إنا إن شاء اللهُ بِكُم لاحِقُونَ نسألُ اللهَ لنَا وَ لَكُم العَافِيَة وَ يَرحَمُ اللهُ المستَقدِمِينَ و المستأخِرِين

سلامتی ہو تم پر اۓ ان جگہوں کے مسلمانوں اور مومنوں اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لئۓ اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ رحم کرے آگے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر

عورتوں کے لئۓ قبروں کی زیارت نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ان کی قبروں کی زیارت سے فتنے کا ڈر ہے اور ان کے اندر صبر بھی کم ہوتا ہے۔اسی طرح ان کے لئۓ جنازے کے ساتھ قبرستان جانا بھی جائز نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا ہے۔ رہا ان کا مسجد یا مصلے میں نمازِ جنازہ پڑھنا، تو یہ مشروع ہے مرد و زن سب کے لئۓ۔

یہ آخر ہے جس کو آسانی سے جمع کیا گیا ہے۔

و صلی اللہ وسلم علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ

أهل الأثر

www.ahlulathar.net

www.ahlulathar.net